اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷	۲۹ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

رمضان کے آخری ایام میں اپنے گناہ بخشوا لئے جائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کی جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کی وجہ سے ۱۰۔ نومبر ۱۹۳۹ء حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب ذیل خطبہ پڑھا۔ چونکہ اس کا تعلق رمضان المبارک کے آخری ایام سے ہے۔ اس لئے فوری طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔

یہ طبعی امر ہے۔ کہ جب انسان کو کوئی فائدہ حاصل کرنے کا موقعہ ملے۔ اور وہ اس سے پوری طرح فائدہ نہ اٹھائے۔ تو بہت افسوس ہوتا ہے۔ پھر جس قدر کوئی موقعہ اہم ہو۔ اسی قدر اس سے فائدہ نہ اٹھانے سے رنج محسوس ہوتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں تین اہم موقعوں کا ذکر فرمایا اور ان کو ضائع کرنے والوں پر اظہار افسوس فرمایا ہے۔ آپ نے سب سے پہلے اس شخص پر اظہارِ افسوس کیا۔ جس کے سامنے آپؐ کا نام لیا گیا۔ اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف ایک عظیم الشان نیکی ہے۔ اور جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے ذکر پر درود نہیں پڑھتا۔ وہ روحانی لحاظ سے سخت گھاٹے میں رہتا ہے۔ دوسرا موقعہ آپ نے یہ بیان فرمایا۔ کہ جس شخص نے رمضان کو پایا مگر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ تو وہ بھی قابل افسوس ہے۔ تیسرا موقعہ آپ نے یہ بیان فرمایا۔ کہ جس نے اپنے والدین کو پایا۔ مگر اس نے ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی ۔ اس حدیث کے مطابق رمضان بھی ایک بہت بڑی اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتا۔ تو اس کی حالت سخت قابل افسوس ہے۔

ہم نے بھی اس سال رمضان کا مہینہ پایا ہے جس کا بہت سا حصہ گزر چکا ہے۔ اور اب صرف دو تین دن باقی ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس میں انسان استغفار کر کے اپنے گناہوں کو معاف کرا سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ نچلے آسمان پر آجاتا ہے۔ اور اس وقت جو لوگ دعائیں کرتے ہیں۔ ان کی دعائیں سنتا۔ اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ مومنوں کے متعلق فرماتا ہے وبالاسحار ھم یستغفرون۔ کہ مومن پچھلی رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ پس رمضان کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ ہم ان دنوں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر کے اپنے گناہ بخشوا سکتے ہیں۔

گناہ کا بخشا جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ گناہ ہی وہ چیز ہے۔ جو انسان کی روحانیت کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور گناہ ہی وہ چیز ہے۔ جس نے اس زمانہ کے بہت سے علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبول کرنے سے باز رکھا۔ حالانکہ صدیوں سے لوگ مسیح موعود کا انتظار کرتے چلے آرہے تھے۔ اور بے شمار اسی آرزو کو لئے ہوئے دنیا سے چل بسے مگر جب خدا کا مسیح آیا۔ تو انتظار کرنے والے اپنے گناہوں کی وجہ سے آپ کی شناخت سے محروم رہ گئے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں نے سوچا۔ کہ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے ساری عمر حدیث کا درس دیتے گزار دی۔ مگر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ آپ فرمایا کرتے میں نے سوچا تو معلوم ہوا وہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہتک کیا کرتے تھے۔ غرض رمضان اپنے گناہوں کے بخشوانے کا بڑا موقعہ ہے۔ اب چونکہ رمضان کا اکثر حصہ گزر چکا ہے۔ آج جمعۃ الوداع بھی گزر رہا ہے اس لئے جو لوگ فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ وہ اب بھی رمضان کے بقیہ حصہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں بلکہ جنہوں نے پہلے سستی کی ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اب اس کی تلافی کریں۔ اور ان دو تین دنوں میں رات کے پچھلے حصوں میں خاص طور پر دعائیں کریں اور پیشتر اس کے کہ رمضان گزر جائے۔ اپنے گناہ اللہ تعالیٰ سے معاف کرا لیں۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ درود پڑھنا انسان کے لئے بہت عظیم الشان فائدہ کی چیز ہے پس ہمیں چاہیئے کہ ہم رمضان میں بھی اور دوسرے دنوں میں بھی اس نعمت سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ ممکن ہے کسی شخص کو کسی معذوری یا مجبوری کی وجہ سے روزہ رکھنے کا موقعہ نہ ملا ہو مگر درود ایسی چیز ہے کہ جو ہر انسان پڑھ سکتا ہے۔ مثلاً اگر عورت روٹی پکا رہی ہو۔ تو وہ ساتھ کے ساتھ درود پڑھ سکتی اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کر سکتی ہے۔ غرض انسان اور کام کرتا ہوا بھی درود پڑھ سکتا ہے اسی طرح وہ اللہ تعالےٰ سے استغفار کر سکتا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ سکتا ہے پس سحری کے وقت خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جس میں بندوں کی دعائیں خدا تعالےٰ خاص طور پر سنتا ہے۔ اور رمضان میں اس وقت اٹھنا بھی کوئی مشکل امر نہیں کیونکہ اس وقت تقریباً سب لوگ اٹھتے ہیں۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزوں کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کو پاک کرے چنانچہ روزوں کے ذکر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (پ ۲) یعنی اے مسلمانو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ اور یہ تم پر ہی فرض نہیں ہوئے بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ گویا یہ ایسی نعمت الٰہی ہے جو پہلوں کو دی گئی تھی۔ اس کا فائدہ یہ ہے لعلکم تتقون تم متقی بن جاؤ۔ پس جو شخص حقیقی رنگ میں روزے رکھے۔ وہ متقی بن جاتا ہے۔ صوفیاء کرام نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے۔ کہ جو شخص حقیقی رنگ میں روزے رکھتا ہے۔ وہ بدیوں سے بچ جاتا ہے اور اگر روزہ رکھنے والے کو یہ غرض حاصل نہ ہو۔ تو اس کا بھوکا پیاسا رہنا بے سود اور بے فائدہ ہے۔ دراصل رمضان کا مہینہ نفس کے لئے مشق کا مہینہ ہے۔ جس میں انسان کو ان چیزوں سے بھی پرہیز کرایا جاتا ہے۔ جو اس کے لئے حلال ہوتی ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ان باتوں کو نہ چھوڑے جو اس کی روح اور صحت کے لئے مضر ہیں۔ غرض جب کسی کو اس مہینہ میں ایسی مشق ہو جائے کہ وہ خدا تعالےٰ کے لئے جائز چیزوں کو بھی چھوڑ سکے۔ تو اس کی روح کے لئے ایسی باتوں سے بچنا اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔ جو ناجائز ہیں۔ پس رمضان میں مومن کو اپنے نفس کی اصلاح اور اس کو پاکیزہ بنانے کے لئے بہترین موقعہ ملتا ہے۔

اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک قول میں نے پہلے بھی سنایا ہے۔ جو آپ نے اصلاح نفس کے متعلق فرمایا۔ انسان میں کئی کمزوریاں اور عیوب ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب رمضان آئے تو کم از کم کسی ایک عیب کے ترک کرنے کا عہد اپنے دل سے کر لینا چاہیئے۔ اور پھر اس پر پوری طرح کاربند رہنا چاہیئے۔ اسی طرح جب دوسرا رمضان آئے تو کوئی اور عیب ترک کرنے کا مصمم عہد کر لیا جائے۔ غرض ہر رمضان میں کوئی نہ کوئی عیب ترک کرنے کا عہد کر کے انسان اپنے کئی عیبوں اور غلطیوں کو ترک کر سکتا ہے یہ بھی اصلاحِ نفس کا ایک طریق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا۔

ایک اور بڑا فائدہ رمضان میں اصلاح نفس کے لئے یہ حاصل ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ رمضان سے قبل اچھے اور لذیذ کھانے کھاتے ہیں۔ اور جنہیں غرباء اور مساکین کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ انہیں خود بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے ان کی ہمدردی اور اعانت کا صحیح احساس ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینہ میں کثرت سے صدقہ و خیرات دیا کرتے تھے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان کے بعد اس عادت کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ یہ مہینہ مشق کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور مومن کا فرض ہے کہ جو سبق اس نے اس مہینہ سے حاصل کیا ہے اسے باقی مہینوں میں یاد رکھے۔

اسی سلسلہ میں میں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آج جمعۃ الوداع ہے۔ اس مبارک دن اور رمضان کے بقیہ ایام میں ہمیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ آپ کا وجود نہ صرف جماعت کے لئے بلکہ کل دنیا کے لئے بہت بڑی رحمت و برکت کا موجب ہے۔ پس آپ کی صحت اور آپ کی درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرنا صرف آپ کی ذات کے لئے دعا کرنا نہیں بلکہ دراصل ساری جماعت اور تمام دنیا کے لئے دعا کرنا ہے کیونکہ آپ کی برکات سے تمام جہان متمتع ہو رہا ہے۔ ہم سب آج اس بات کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائیں گے۔ اور حضور کی زبان مبارک سے ہم خطبہ سنیں گے اسی نیت اور ارادہ کے ماتحت آج باہر سے بھی بہت سے لوگ آئے۔ مگر ہم اپنی غلطیوں کی وجہ سے آج اس نعمت سے محروم رہے ہیں۔ اور حضور بیماری کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ کہ ہم ہمیشہ التزام کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے دعا کیا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور آپ کے پاک اور قیمتی وجود کو دیر تک قائم رکھے۔ تاکہ جماعت اور تمام دنیا آپ کے فیوض سے مستفیض ہو۔

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کے درد نقرس میں خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد نزلہ اور حرارت کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی وجہ سے خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ آج خدا تعالےٰ کے فضل سے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھنے والوں کا اس قدر اجتماع تھا۔ کہ مسجد باوجود فراخی کے تنگ ثابت ہوئی۔ اور بہت سے لوگوں نے گلیوں میں نماز ادا کی۔ خواتین نے سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مکان میں نماز ادا کی۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

آج میاں عبدالمنان صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور میاں علی صاحب ابن مولوی عبدالقادر صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری علی گڑھ سے عید الفطر کی تقریب پر آئے۔

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ایک مقدمہ میں شہادت کے سلسلہ میں پٹیالہ تشریف لے گئے ہیں۔

ضروری تصحیح

۲۷ اکتوبر کے الفضل میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی لڑکی زینب بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے غلطی سے مہر دو ہزار لکھا گیا ہے۔ دراصل اڑھائی ہزار روپیہ مہر کا اعلان حضرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیتِ دُعاء

عاجز نے ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں اپنے حالات کے متعلق عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ آپ کو سفر اختیار کرنا مبارک ہوگا۔ اس پر بندہ نے اپنے ارادہ کو مستقل کر لیا۔ اور اسی دوران میں عاجز کو افریقہ جانے کا موقعہ مل گیا۔ اور خدا کے فضل و رحم و کرم سے کاروبار ٹھیکیداری میں خاص فائدہ پہونچا۔ اس اثنا میں ایک کام ایک اور ریلوے افسر نے مجھے دیا۔ جو بظاہر تکلیف اور نقصان کا موجب تھا۔ اس پر بندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ کہ مجھے افسر نے اب جو کام دیا ہے۔ اس میں سراسر نقصان اور تکلیف کا سامنا ہے۔ بندہ نے حضور کا ایک آنہ حصہ منافعہ رکھا ہے۔ حضور دُعا فرمائیں۔ کہ اس کام میں اللہ تعالےٰ فائدہ بخشے۔ اس پر حضورؑ نے جواب میں تحریر فرمایا۔ میرے نام کی بجائے خدا کے نام کا حصہ رکھیں۔ کہ وُہی نفع اور نقصان پر قادر ہے۔ اور دعاؤں سے کام لیں۔ میں بھی آپ کے لئے دُعا کروں گا۔ عاجز نے اس پر عمل کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس کام میں مجھے کافی منافعہ ملا۔ جس پر حضور کو ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے میں نے بمبلغ تیرہ صد پچاسی روپے کی رقم بذریعہ ڈاک روانہ کر دی:۔

بعد ازاں دوسرا واقعہ پیش آیا۔ کہ بندہ بیمار ہوگیا۔ اور ڈاکٹر نے آب و ہوا تبدیل کرنے کا مشورہ دیا۔ اور کہا۔ کہ فوراً انڈیا چلے جاؤ۔ اس پر بندہ نے حضور کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ کہ حالات اس جگہ کے مجھے مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں واپس چلا آؤں۔ حضور دُعا فرمائیں۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ صحت بخشے۔ اگر میں فوراً ہندوستان چلا آیا۔ تو عاجز کا بہت نقصان ہوگا:۔

اس پر حضور نے تحریر فرمایا۔ آپ کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ دُعاؤں سے کام لیں میں بھی آپ کے لئے دُعا کروں گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جلد صحت عطا کرے گا۔ آپ ہندوستان آنے کا ارادہ فی الحال ترک کر دیں۔ جس پر مجھے اطمینان اور تسلی ہوگئی۔ اور بندہ نے خود ہندوستان آنے کی بجائے حضور کی خدمت میں آنے جانے کا خرچ قریباً دو صد روپیہ بھیج دیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے بندہ کو شفا عطا کی۔ اور تندرست ہوگیا۔

آخر شروع ۱۹۱۰ء میں بندہ ہندوستان چلا آیا۔ اب جبکہ میری عمر اسّی سال سے زائد ہو چکی ہے۔ کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بندہ کو کامل صحت بخشے۔ اور خاتمہ بالخیر احمدیت پر ہو:۔

خادم شیخ محمد بخش۔ رئیس۔ کڑیانوالہ۔ ضلع گوجرات:۔

"الفضل" کا جوبلی نمبر اور مخلصین جماعت احمدیہ

"الفضل" کا جوبلی نمبر شائع کرنے کے لئے پوری سرگرمی سے جدوجہد کی جا رہی ہے اس وقت تک کئی ایک احباب نے نہایت قیمتی مضامین لکھ کر ارسال فرما دیئے ہیں اور امید ہے۔ کہ مضامین کے لحاظ سے یہ پرچہ انشاء اللہ تعالےٰ نہایت شاندار ہوگا اب ضرورت ہے۔ کہ تمام احمدی جماعتیں جلد سے جلد مطلع فرمائیں۔ کہ وُہ کتنے کتنے پرچے خریدیں گی۔ تعداد اشاعت جس قدر زیادہ ہوگی۔ پرچہ اتنا ہی خوبصورت اور اعلےٰ پایہ کا ہوگا:۔

بعض جماعتوں کی طرف سے خریداری کے متعلق اطلاعات پہونچ رہی ہیں۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی جماعت بلکہ کوئی احمدی فرد ایسا نہ رہے۔ جو جوبلی نمبر کے کچھ نہ کچھ پرچے نہ خریدے۔ پس احباب جلد توجہ فرما کر اطلاع دیں:۔ مینیجر الفضل۔

آریہ سماجیوں کے نزدیک مذہبی آزادی کی حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماجیوں نے ریاست حیدرآباد میں جو شورش بپا کی۔ اُسے وُہ "دھرم یدھ" قرار دیتے۔ اور خالص مذہبی آزادی کے لئے جنگ بتا کر مسلمانوں سے بھی یہ مطالبہ کرتے تھے۔ کہ اس میں ان کی مدد کریں۔ کیونکہ یہ نظام یا مسلمانوں کے خلاف کوئی تحریک نہیں۔ بلکہ مذہب کی پابندیوں کے خلاف جنگ ہے۔ اس بات کو ان کی طرف سے بار بار پیش کیا گیا۔ اس سلسلہ میں آریوں کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ ریاست میں آریہ سماج کو پوجا اور پرچار کی آزادی دی جائے۔ نئے مندروں کی تعمیر۔ اور پرانوں کی مرمت کرنے۔ ہون کنڈ اور اکھاڑے قائم کرنے۔ اوم کا جھنڈا لہرانے اور پرائیویٹ سکول کھولنے کی کھلی اجازت ہونی چاہیئے۔ (پرکاش ۶ اگست ۱۹۳۹ء)

ان کے مقابلہ میں ہم نے کئی بار بیان کیا۔ کہ یہ "دھرم یدھ" یا مذہبی آزادی کی جنگ نہیں۔ بلکہ ایک اسلامی ریاست کے خلاف ہندوؤں کی فتنہ انگیزی ہے۔ اگر آریہ سماجی مذہبی آزادی کے اتنے ہی حامی ہیں۔ اور کسی مذہب کی رسوم پر پابندی گوارا نہیں کر سکتے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ریاست چمبہ میں مسلمانوں کے ساتھ جو شدید ناانصافی روا رکھی جا رہی ہے۔ اس کے خلاف کسی تحریک کا اجرا تو کجا کم سے کم آواز تو اٹھائیں۔ مگر کسی آریہ اخبار یا لیڈر کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ اور ان کا یہ رویہ ہمارے نظریہ کی تائید کا ایک ناقابل تردید ثبوت تھا۔ لیکن آج ہم ایک اور ثبوت پیش کرتے ہیں:۔

آریہ اخبار "پرکاش" (۲۲ اکتوبر) لکھتا ہے۔

"مہاراجہ آواگڑھ نے اپنے ایک تازہ فرمان کے ذریعہ ریاست کے ملازمین کے نام حکم جاری کیا ہے۔ کہ رجسٹروں میں سے ذات کا خانہ اڑا دیا جائے۔ مذہبی پرچارکوں کے نام ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ وُہ ذات پات اور چھوت چھات کے خلاف پرچار کریں۔ اس سے پہلے وُہ اپنی ریاست میں مورتی پوجا کی ممانعت کر چکے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کی سوشل سدھار سمبندھی کوششیں مبارک ہیں"۔

مگر کیا یہ عجیب بات ہے۔ کہ آریہ سماج حیدرآباد میں "پوجا پرچار کی آزادی" کے لئے اس قدر شدید جنگ کرے۔ لاکھوں روپیہ خرچ کرے۔ ہزاروں انسان جیل میں بھیجے۔ اور کئی جانیں ضائع کرے۔ لیکن ریاست آواگڑھ میں "مورتی پوجا" کی ممانعت اس کے نزدیک قابل مبارکباد فعل ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر کسی خاص طریق کی "پوجا پرچار" کی ممانعت حیدرآباد میں اس قدر سنگین جرم ہے۔ تو آواگڑھ میں اس کے قابلِ مبارک فعل ہونے کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ حیدرآباد ایک اسلامی ریاست ہے۔ اور آواگڑھ ہندو۔ آواگڑھ کے آریہ سماجی حکمران کے فعل۔ اور آریہ پریس کی طرف سے اس کی تائید سے مذہبی آزادی کے متعلق آریہ سماج کے طریق عمل کو واضح کر رہا ہے۔ آریوں کے نزدیک مورتی پوجا جائز نہیں۔ تو نہ ہو۔ لیکن سناتنی ہندو تو اُسے اپنے مذہب کا بہت بڑا جزو سمجھتے ہیں۔ انہیں بجز اس سے روکنے کا کسی کو کیا حق ہے۔ بالخصوص اس صورت میں کہ حیدرآباد کے متعلق ان کی شکایات کو اگر صحیح بھی مان لیا جائے۔ تو وُہ مذہبی اصول اور بنیادوں پر نہیں ہیں۔ مثلاً آریہ سماج کو اپنے طریق پر عبادت کرنے کی ممانعت نہ تھی بلکہ بعض ملکی مصالح کے پیش نظر تقریروں وغیرہ پر بعض پابندیاں تھیں۔ اسی طرح مندروں وغیرہ کی تعمیر و مرمت پر۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ چیزیں آریہ سماج کی بنیاد نہیں کہی جا سکتیں۔ لیکن "مورتی پوجا" تو سناتنی ہندوؤں کے مذہب کی بنیاد ہے۔ اس سے ان کو روکنا صریح طور پر ان کے مذہب میں مداخلت ہے۔ مگر آریہ اس پر مبارکباد پیش کر رہے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ میں تبلیغِ احمدیت کی چہار ماہی مختصر رپورٹ

تبلیغی رپورٹ

شبانہ روز تبلیغی مصروفیات بیماری نیز دیگر عوارض کے سبب چار ماہ تک روزنامہ الفضل کے لئے کوئی باقاعدہ رپورٹ نہیں بھیج سکا۔ لہذا میں نے کوشش کی ہے کہ صحبت امروزہ میں اس عرصہ کی کارروائی بالاختصار پیش کر دوں

درس القرآن والتذکرہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بجز جمعہ ہر روز صبح باقاعدہ قرآن کریم کا درس دیا۔ اس خیال سے کہ دارالتبلیغ سے دُور رہنے والے احباب کے لئے بھی جو روزانہ درس میں شامل نہیں ہو سکتے استفادہ کا انتظام ہونا چاہیئے ہر اتوار بابو محمد رفیق صاحب کے مکان واقع ڈمزن لین اور ہر بدھ خواجہ عبدالحمید صاحب امرتسری کی جائے رہائش واقع ڈھاکہ ہاؤس پر صبح چھ بجے سے سات بجے تک کلام الہٰی کا درس ہوتا رہا۔ ہر جمعرات بوقت صبح تذکرہ کا باقاعدہ درس دیا گیا ؀

ان درسوں میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی بھی بہ تعداد معقول شامل ہوئے جو احمدیہ نقطۂ نگاہ سے قرآن کریم کی تفسیر سنکر بہت متاثر ہوئے۔ اس ذریعہ سے ہمارے لئے غیر احمدیوں کو براہ راست اور بالمشافہ تبلیغ احمدیت کا بہت ہی اچھا موقعہ مل جاتا رہا۔ بالخصوص اس وقت جبکہ بعض مشکل مقامات کی تفسیر میں متداول کتب کے حوالجات کے ساتھ ساتھ وہ معانی بھی بہ شرح و بسط بیان کئے گئے۔ جو احمدیہ لٹریچر کا طرۂ امتیاز ہیں سامعین کے لئے تمام بیانات میں موازنہ کا قابل قدر لمحۂ فکریہ میسر آتا رہا۔

ہفتہ واری اجلاس

ہر اتوار بوقت شام بعد نماز مغرب احمدیہ دارالتبلیغ میں ہفتہ واری تبلیغی اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتا رہا۔ ایسے جلسہ کا اعلان ہمیشہ قبل از وقت مختلف انگریزی و بنگلہ اخبارات میں شائع کرا دیا جاتا تھا۔ چونکہ وہ مضامین جن پر ان جلسوں میں سیر کن اور دلچسپ بحث کی جاتی۔ سیاسی۔ تمدنی۔ مذہبی اقتصادی بین الاقوامی اتحاد۔ امن عالم۔ ارتقاء و انقلاب وغیرہ جاذب عناوین پر مشتمل ہوتے۔ مزید برآں تقاریر عام فہم ہوتیں جن میں ان اضطرابات و مصائب کے بہترین حل پیش کئے جاتے۔ جن سے آج زمانہ دنیا دوچار ہے۔ اس لئے ہمارے یہ جلسے بہت بارونق اور کامیاب رہے۔ بعض اوقات حال کھچا کھچ بھر جاتا۔ اور تمام سامعین ہمہ تن گوش بن کر تقاریر سنتے۔ چونکہ حاضرین میں مختلف خیالات و مذاہب کے لوگ کافی تعداد میں شامل ہوتے اس لئے ان کی استدعا پر اپنی تقریر کے بعد انہیں اظہار خیال کا موقعہ دیا جاتا۔ اس گفتگو کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ ہمارا نقطۂ نظر اور بھی واضح ہو جاتا۔ اور اہل مجلس امید سے بڑھ کر اچھا اثر لے جاتے۔

پبلک لیکچر

ہفتہ واری تبلیغی جلسوں کے علاوہ کھلے میدان میں بھی تبلیغی لیکچروں کا سلسلہ کم و بیش جاری رہا۔ ایسے لیکچروں میں عموماً سو سوا سو تک حاضری ہوتی۔ ہمارے لئے یہ امر بے حد خوشی کا موجب ہے کہ ہمیشہ اختتام تقاریر پر سامعین نے سلسلہ احمدیہ کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ہماری مساعی کو سراہا اور بعض نے مزید معلومات کے لئے ایڈریس مانگا۔ تبلیغی لٹریچر طلب کیا جو مہیا کیا گیا۔ گو ان لیکچروں کا اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنی توقع تھی۔ تاہم یہ بات ضرور تجربہ میں آگئی۔ کہ ہم اس طریق پر بھی معتد بہ کامیابی حاصل کر سکتے۔ اور اپنے خیالات دوسروں تک پہونچا سکتے ہیں۔ دارالتبلیغ نیز کھلے میدان میں میرے علاوہ خان بہادر چودھری ابوالہاشم صاحب مولوی دولت احمد خان صاحب عبدالحکیم صاحب سٹوڈنٹ بی۔ ایس سی منشی شمس الدین صاحب تقاریر فرماتے رہے۔ نیز خدام الاحمدیہ کے بعض اور ممبر بھی حصہ لیتے رہے جزاہم اللہ احسن الجزاء

تعلیم و تربیت

عرصہ زیر رپورٹ میں چھ سات کس احمدیوں و غیر احمدیوں کو تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی گئی۔ جن میں سے بعض باقاعدہ اور بعض بے قاعدہ اب تک پڑھ رہے ہیں۔ کوشش جاری ہے کہ باقاعدگی کا انتظام ہو جائے۔ ایسے متعلمین میں سے بعض کو قاعدہ یسرنا القرآن بعض کو قرآن کریم ناظرہ اور بعض کو قرآن کریم باترجمہ کے اسباق دیئے گئے۔

خطبہ جمعہ۔ ہفتہ واری تقریروں اور انفرادی ملاقاتوں میں احباب جماعت کو اس بات سے بخوبی آگاہ کیا گیا۔ کہ تمام برکات کا حصول نظام سے وابستگی۔ اس کے احترام باہمی میل و محبت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جملہ احکام کی اطاعت میں مضمر ہے گو اس ضمن میں سجھے سو فی صدی کامیابی نہیں ہوئی۔ تاہم بہت حد تک اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے نوازا ہے۔ دُعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس بارہ میں ہماری مساعی کو بار آور فرمائے۔

وصولی چندہ و مردم شماری

احباب جماعت احمدیہ کلکتہ کے ذمہ ایک عرصہ سے چندوں کی ایک بڑی رقم بقایا چلی آرہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض دوست ادائیگی چندہ میں بہت سستی سے کام لینے لگے تھے۔ مگر جب پوری کوشش سے اس بیماری کے علاج کی طرف توجہ کی گئی۔ تو احباب باقاعدہ چندہ دینے لگے۔ اور ساتھ ہی ساتھ بقایا بھی۔ چنانچہ اب تک بقائے میں سے قریباً پونے تین صد روپیہ کی رقم وصول ہو چکی ہے۔ اس رقم میں ۸۰ روپے چندہ وصیت بھی شامل ہے۔ جو کئی سال سے کھٹائی میں پڑا تھا مگر اب یکشت وصول ہو گیا ہے۔ وصولی چندہ میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کلکتہ کی مردم شماری کرائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا تو عنقریب مکمل ہو جائے گی۔

خدمت عامہ

چھ نوجوان احمدیوں کو کام حاصل کرنے میں پوری مدد دی گئی چنانچہ خدا تعالےٰ نے فضل کیا۔ اور انہیں کام مل گیا۔ بعض کو بطور قرض حسنہ مالی مدد بھی پہونچائی گئی۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ اعلان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ بعض دوست بلا سوچے سمجھے کلکتہ تشریف لے آتے ہیں حالانکہ یہاں کام کا ملنا بمقابلہ دیگر علاقہ جات آسان نہیں ہے۔ بلکہ سخت محنت و وقت طلب ہے۔ پھر یہاں کے غیر معمولی اخراجات مزید برآں ہیں۔ البتہ جسمانی مشقت کے عادی اور ہر کام کے لئے مستعد نوجوان گزر اوقات کا انتظام کر سکتے ہیں۔ ورنہ پڑھے لکھوں کے لئے یہ جگہ حد درجہ صبر آزما ہے ؀

احمدیوں کے علاوہ بعض دوسرے مستحقین کے لئے بھی کسی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات جلد سے جلد احباب تک پہونچانیوالا

اخبار "الفضل" ہی ہے

لہذا جو احباب روزانہ "الفضل" نہیں خرید سکتے۔ وہ "الفضل" کا خطبہ نمبر ضرور خرید فرمائیں۔ (قیمت سالانہ اڑھائی روپے)

ممکن اور جائز امداد سے دریغ نہیں کیا گیا۔

تبلیغی سفر

جنرل سیکرٹری صاحب پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار کی استدعا پر صوبہ بہار کا سفر کیا گیا۔ مونگیر کے مضافات میں غیر احمدیوں نے اپنے مولویوں کو بلایا۔ اور ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مگر جب خاکسار اور مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ صوبہ بہار وہاں پہونچے۔ تو سرکردہ غیر احمدیوں نے صاف انکار کر دیا بنا بریں مناظرہ نہ ہو سکا۔ ہاں تبلیغی تقریروں کا انتظام ہو گیا۔ خدا کے فضل سے چار کس بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ واپسی پر احباب نے اصرار کیا۔ کہ مونگیر چلوں۔ وہاں گیا۔ دوستوں نے ٹاؤن ہال میں لیکچر کا بندوبست کیا۔ لیکچر کا عنوان تھا۔ "دنیا کے موجودہ مشکلات کا حل اسلام میں" اس لیکچر کے بعد بھاگلپور پہونچا۔ یہاں بھی جماعت نے لیکچر کا انتظام کیا۔ حاضری کافی تھی۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ تھوڑے وقت میں بہت سے افراد تک پیغام حق پہنچایا جا سکا۔

خدام الاحمدیہ

کلکتہ بہت بڑا شہر ہے جس کی چودہ لاکھ آبادی نہایت وسیع رقبہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ نیز تجارتی شہر ہونے کے سبب لوگوں کو بہت کم فرصت مل سکتی ہے۔ اندریں حالات یہاں خدام الاحمدیہ کا قیام بقول شخصے کار دارد ہے۔ چنانچہ یہ مجلس قائم کیا ہوئی، ٹوٹنے کی ایک تمہید تھی۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ کلکتہ میں اس مجلس کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ البتہ رجسٹر میں تین چار نام ضرور محفوظ تھے۔ مگر نہ کوئی اجتماع۔ نہ جلسہ کا نام۔ غرض ہر لحاظ سے یہ مجلس کلکتہ میں اپنا وجود کھو بیٹھی تھی۔

میں نے ہر چند کوشش کی اور نوجوانوں کو توجہ دلائی۔ لیکن صدائے برنخاست القصہ اس مجلس کے احیاء یا صحیح الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس کے قیام میں جو مشکلات اور روکاوٹیں ہمیں پیش آئیں۔ ان کا اندازہ صرف ہم ہی کر سکتے ہیں۔ آخر اللہ تعالےٰ کا فضل ہؤا۔ اور یہ مجلس ماہ اگست ۱۹۳۹ء از سر نو معرض وجود میں آگئی۔ اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے ممبروں کی کل تعداد تیس کے قریب ہے۔ تمام ممبروں کے لئے ہر اتوار بوقت پانچ بجے بعد نماز عصر احمدیہ دار التبلیغ میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ممبران خدام الاحمدیہ اس حاضری کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ اور جو صاحب بسبب عذر معقول حاضر نہیں ہو سکتے۔ وہ تحریری طور پر رخصت کے لئے درخواست بھیجتے ہیں۔ اور یہ بات ان کے اس اعتراف کی دلیل ہے۔ کہ پابندیٔ نظام۔ اور اس کا احترام نونہالان احمدیت کے لئے حد درجہ لازمی و ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں نظام سلسلہ کی اہمیت سمجھنے کی اور بھی توفیق دے۔

خدام الاحمدیہ کلکتہ کا کام

عرصہ زیر رپورٹ میں تمام ارکان "خدام الاحمدیہ" سے متعلق اس امر کی نگرانی کا خاص خیال رکھا گیا۔ کہ (۱) ہر رکن ہر روز صبح قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرے (۲) نمازوں کا خاص خیال رکھے۔ کوئی نماز ضائع نہ ہو (۳) روزانہ خدمت خلق کا کوئی کام ضرور انجام دیا جائے (۴) خدام الاحمدیہ نے بھولے بھٹکے مسافروں کو ایک ایک میل ساتھ جا کر منزل مقصود پر پہنچایا (۵) معذوروں۔ اپاہجوں۔ اور کوڑھیوں کو سخت گرمی کے وقت پانی پلایا اور نہلایا۔ (۶) سخت اژدہام کی جگہوں پر لوٹے۔ لنگڑوں۔ اور معذوروں کو اپنی حفاظت میں سڑک عبور کرائی۔ بیماروں کی عیادت و تیمار داری کے علاوہ ان کے فضلہ وغیرہ کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔ نیز ڈاکٹر کو دکھایا۔ (۷) ٹرام و ٹرین میں بھیڑ کے وقت ضعیفوں اور کمزوروں کو بیٹھنے کی جگہ دی۔ اور خود کھڑے رہے (۹) مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۹ء "یوم عمل" منایا گیا۔ جس میں خدام الاحمدیہ کے علاوہ اور احباب جماعت بھی شریک ہوئے۔ دار التبلیغ کی خاص طور پر صفائی کی گئی۔ الماریاں صاف کر کے قرینے سے رکھی گئیں۔ ان کے اندر سلیقہ کے ساتھ کتابوں کو ترتیب دیا گیا۔ چٹائیاں جھاڑی گئیں۔ کمروں میں جھاڑو دیا گیا۔ غسل خانہ۔ ٹٹی وغیرہ سب کو دھو کر صاف کیا گیا۔ غرض تمام خدام الاحمدیہ کا اپنے اپنے مفوضہ کاموں کو اخلاص تندہی اور محنت کے ساتھ سرانجام دینا بہت پر کیف نظارہ تھا۔ (۱۰) بعض بیوگان نیز مسافروں کی دامے درمے غرض جس طرح بن پڑا امداد کی گئی (۱۱) دار التبلیغ میں سلسلہ کی کتابیں موجود نہیں اس لئے میری تحریک پر خدام الاحمدیہ نے خود نیز دوسروں سے مالی وعدے لئے امید ہے جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء تک ہمارے خدام الاحمدیہ اتنا سرمایہ جمع کر لیں گے کہ شروع جنوری ۱۹۴۰ء میں جماعت احمدیہ کلکتہ کے پاس ایسی مکمل لائبریری موجود ہو جائے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے علاوہ سلسلہ کی دیگر کتب بھی پائی جائیں۔ واللہ الموفق۔ (۱۲) نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۹ء یوم پیشوایان مذاہب اور یکم اکتوبر جلسہ سیرۃ النبی منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

ان ہر دو جلسوں یعنی یوم پیشوایان مذاہب و جلسہ سیرۃ النبی کے لئے جو رقم تجویز کی گئی۔ اس کا بیشتر حصہ خدام الاحمدیہ نے وصول کیا۔ اور جلسہ کے دوران میں تمام ارکان مجلس نے اپنے اپنے فرائض کمال ہشیاری، دیانتداری اور محبت سے ادا کئے۔ گویا یہ دوسرا یوم عمل تھا۔ جو کلکتہ میں منایا گیا۔ اور بلاشبہ قابل تعریف نمونہ دیکھنے میں آیا۔ حتیٰ کہ بعض غیر احمدی نوجوان متأثر ہو کر ملتجی ہوئے کہ انہیں بھی خدام الاحمدیہ میں بھرتی کر لیا جائے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل اور خدام الاحمدیہ نیز جماعت کے دوسرے ذمہ وار افراد کی مساعی جمیلہ سے یہ جلسے کامیابی و کامرانی کے ساتھ انجام پذیر ہوئے۔ مختلف خیالات و مذاہب کے لوگ بحیثیت لیکچرار و سامعین شریک جلسہ ہوئے۔ اور عمدہ اثر لے کر گئے۔

سیرت النبی کے جلسے تو عرصہ سے ہو رہے ہیں۔ لیکن "یوم پیشوایان مذاہب" کے متعلق یہ پہلا جلسہ تھا۔ جسے غیر مسلم حضرات کی طرف سے بہت سراہا گیا۔

دور حاضر کے مصلح و نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی۔ آپ کے دعوےٰ اور سیرت پر میری تقریر تھی۔ نہایت صفائی و وضاحت۔ اور یقین کے ساتھ حضور کی صداقت مبرہن کی گئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے لیکچر کامیاب رہا

نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ احباب بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری سے اطلاع دیدی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

خاکسار۔ محمد سلیم عفی عنہ

چندہ جلسہ سالانہ کس شرح سے وصول کیا جائے

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی شرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فیصدی مقرر ہے۔ احباب و عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ وصول کریں۔ کیونکہ اس سے کم شرح سے چندہ جلسہ سالانہ کی مطلوبہ رقم پوری نہ ہو سکے گی۔ (ناظر بیت المال قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

ماہل پور

سکرٹری تعلیم و تربیت و امین مولوی ابراہیم صاحب
" دعوۃ و تبلیغ مستری جمال الدین صاحب
" امور عامہ ماسٹر رشید احمد صاحب

خوشاب

سکرٹری امور عامہ ملک عمر خطاب صاحب

چکوال

سکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری محمد حسین صاحب
" مال ماسٹر عطاء الرحمٰن صاحب
" تحریک جدید "
" امور عامہ حاجی شمس الدین صاحب

مری

پریذیڈنٹ حکیم عبد الرحمٰن صاحب خاکی
سکرٹری مال سید سعید احمد شاہ صاحب بخاری

درہ شیر خان (ریاست پونچھ)

سکرٹری مال میاں فقیر محمد صاحب
" تعلیم و تربیت و محصل میاں علی بہادر خان صاحب
امام الصلوٰۃ میاں فیروز دین صاحب

بڈھانون

پریذیڈنٹ مولوی محمد ثناء اللہ خان صاحب
سکرٹری تبلیغ مولوی عطاء اللہ خان صاحب
" مال میاں دین محمد صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی رفیق احمد صاحب
محصل } میاں منیر محمد صاحب
} میاں فیروز الدین صاحب

مگاڈی (افریقہ)

پریذیڈنٹ ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت } " "
امام الصلوٰۃ } "
جنرل سکرٹری و نائب امام الصلوٰۃ محمد اقبال شاہ صاحب
محاسب خواجہ جمیل احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ شیخ غلام سرور صاحب

چک ۸۳ امداد (ریاست بہاولپور)

پریذیڈنٹ چوہدری علی شیر صاحب
سکرٹری و محاسب " غلام سرور صاحب
امین " نیک محمد صاحب

کوئٹہ

سکرٹری مال بابو احمد اللہ خان صاحب بجائے بابو چراغ الدین صاحب
محاسب ملک عزیز احمد صاحب ایم ای ایس بجائے بابو چراغ الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ملک عزیز احمد صاحب بجائے ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب
امین حاجی اللہ بخش صاحب بجائے بابو نواب دین صاحب

رعایائے ریاست چمبہ کے متفقہ مطالبات

ریاست چمبہ کے ہندو مسلمان تمام باشندگان نے اپنی تکالیف کے بارے میں متفقہ طور پر ایک درخواست ریذیڈنٹ آف پنجاب سٹیٹس کو ارسال کی ہے۔ جس میں حسب ذیل مطالبات پیش کئے گئے ہیں۔

(۱) شہری اور ذاتی آزادی پر موجودہ جو پابندیاں عائد ہیں۔ وہ ہٹائی جائیں مثلاً (الف) رجسٹریشن آف ایسوسی ایشن ایکٹ و سرکلر نمبر ۲۷۵۸ کا انفساخ (ب) جائینٹ سٹاک کمپنیوں اور مشین وغیرہ لگائے جانے پر سے پابندیوں کا ہٹائے جانا۔ (ج) خرید و فروخت میں زمینداروں کی بہتری کے لئے آزادی دی جائے۔

(۲) زمینداروں اور دیہاتی کی بہتری کے لئے ذرائع عمل میں لائے جائیں۔ (الف) بے گار کی منسوخی (ب) حقوق اراضی کے تعین و مالیہ کی تخفیف کی غرض سے نیا بندوبست (ج) مفصلات میں عدالتوں اور ڈسپنسریوں کا مناسب جگہوں پر قیام (د) ساہوکار کے بے روک ٹوک ہتھکنڈوں پر پابندی عائد کی جائے۔ اور ایکٹ انتقال اراضی نافذ کیا جائے۔

(۳) بے کاری دور کرنے کے لئے حسب ذیل ذرائع پر عمل کیا جائے۔ (الف) ریاستی رعایا کو ملازمتوں و ٹھیکہ جات میں غیر ریاستیوں پر ترجیح (ب) قابلیت کو معیار قائم کیا جائے۔ (ج) کارخانہ جات زیر سرپرستی سرکار جاری کئے جائیں۔ (د) ملازمین کو پچاس سال کی عمر اور پچیس سال کی ملازمت کے بعد ریٹائر کیا جائے۔

(۴) صیغہ انصاف میں زمانہ کی ضروریات کے مطابق اصلاح کی جائے۔ (الف) صیغہ انصاف کی صیغہ انتظام سے علیحدگی و آزاد ہائی کورٹ کا قیام (ب) تمام قوانین کو مع قوانین رواجی کے ضبط تحریر میں لایا جائے۔ (ج) قانونی سند یافتہ وکلاء کو اجازت وکالت دی جائے۔

(۵) راستوں اور سڑکوں کی بہتری (الف) ڈلہوزی سے چمبہ تک موٹر روڈ تعمیر کی جائے۔ (ب) موجودہ سڑکوں کو تجارت کی ضرورت کے مطابق درست کیا جائے۔ اور نئی سڑکیں اندرون ریاست تعمیر کی جائیں۔

(۶) نظام حکومت میں نمائندہ عنصر کو شامل کیا جائے۔ (الف) موجودہ کونسل میں نمائندہ عنصر کو شامل کیا جائے (ب) شہر کے لئے میونسپل کمیٹی قائم کی جائے۔ (ج) دیہاتی علاقوں کے لئے پنچائتوں کا انتظام کیا جائے۔

(۷) رعایا کے صحیح حالات تکالیف اور مطالبات کی جانچ کے لئے غیر سرکاری عناصر کی مشتمل تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے۔ (نامہ نگار)

زکوٰۃ امام وقت کے حضور بھیجنی ضروری ہے

قرآن کریم اور حدیث کی رو سے ضروری ہے۔ کہ جب امام وقت موجود ہو۔ تو تمام زکوٰۃ اس کے حوالہ کی جائے۔ مگر بعض احباب ہماری جماعت میں ایسے ہیں۔ جو اس مقصد کی لاعلمی کی وجہ سے اپنے طور پر زکوٰۃ خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ پس جملہ احباب نصاب کی زکوٰۃ مرکز میں آنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ اپنے رشتہ داروں وغیرہ کو دینا چاہتے ہیں۔ تو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بذریعہ نظارت ہذا اجازت لے کر دے سکتے ہیں۔ مگر اپنے طور پر بغیر اجازت امام تقسیم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ زکوٰۃ دینے والے کا اپنی زکوٰۃ پر تصرف نہیں ہوتا۔ بلکہ امام وقت کا ہوتا ہے۔ اور وہی حسب ضرورت غرباء وغیرہ میں تقسیم کر سکتا ہے۔

(ناظر بیت المال)

عید مبارک کی خوشی میں دواخانہ محافظ صحت قادیان کی طرف سے

۱ ار نومبر سے ۱۶ ار نومبر تک خاص رعایت

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی حکیم نور الدین اعظم طبیب شاہی کا ستر سالہ مجرب نسخہ اٹھرا کی گولیاں

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

فی تولہ ۸ ۔ نصف خوراک ۵ مکمل خوراک منگوانے والے سے ۲ روپے صرف۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ محمد عبد اللہ جان۔ عطاء الرحمٰن دواخانہ محافظ صحت قادیان

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چمن آملہ ہیر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر

روزنامہ الفضل کا

سلور جوبلی نمبر

دسمبر ۱۹۳۹ء میں

شائع ہو گا

جس میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بعض دیگر فوٹو

بزرگان و علمائے سلسلہ کے قیمتی مضامین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام ہو گا

مخلصین جماعت احمدیہ کو ابھی سے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر جماعت کے کارکنوں کو نہ صرف اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کی تعداد کے مطابق بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ پرچوں کی خریداری کا انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ نہ صرف ہر احمدی اس پرچہ سے مستفید ہو۔ بلکہ دوسروں کو بھی بطور تحفہ دیا جا سکے۔ اشتہار دینے والے اصحاب ابھی سے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروالیں۔ کیونکہ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحات ہوں گے۔

مینیجر الفضل قادیان

سلور جوبلی اور پچاس سالہ تاریخی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب کی خوشی میں

بُک ڈپو تالیف و اشاعت نے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ ستر کتابوں کی قیمت میں پچاس فیصدی تخفیف کر دی ہے۔ جن احمدی احباب کے گھر میں یہ بیش بہا خزانہ موجود نہیں وہ ہزار کام چھوڑ کر بھی اس دولت بے بہا کو حاصل کر لیں۔ اور

پچاس روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں خرید لیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کے علاوہ خلفائے کرام اور علمائے سلسلہ کی اکثر کتب ہیں بھی مناسب رعایت کر دی گئی ہے۔

تین سو چوبیس کتابوں کی فہرست معہ تفصیلات (۱) خلاصہ مضمون ہر کتاب (۲) سن تصنیف وطباعت (۳) حجم و سائز (۴) زبان کتاب (۵) نام مصنف (۶) قیمت کتاب مفت طلب فرمائیں جلسہ سالانہ پر شائع ہونے والا ہر قسم کا علمی لٹریچر بلا دقت و بلا تکلیف اپنے مرکزی و قومی کتب خانہ

بُک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے حاصل کریں

نوٹ:- جو احمدی احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتابوں کا سیٹ جلسہ سالانہ پر خریدنا چاہیں وہ ہم کو ابھی سے مطلع کر دیں۔ تاکہ سیٹ علیحدہ کر کے ان کے لئے رکھ لیا جائے اور جلسہ پر عند الطلب فوراً پیش کر دیا جائے۔ اگر کمی بیشی کی ضرورت ہوئی۔ تو فوراً کر لی جائے گی لیکن جلسہ سالانہ کی سخت مصروفیت کے موقع پر فوراً ہر ایک خواہشمند کیلئے سیٹ مہیا کرنا وقت طلب ہے

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عمار)

نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

ریسٹورین

حیرت انگیز طاقت بخشنے والی دوا ہے۔ کھوئی ہوئی طاقتوں کو واپس لا کر دوبارہ جوانی کا مونہہ دکھاتی ہے۔ جسم میں بیحد طاقت و چستی پیدا کرتی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ **تریاق نسوان** یہ نسخہ مرض اٹھرا کے لئے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا مجرب ہے۔ جو کوڑیوں کے مول آپکی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ضرورتمند اس کو فوراً منگوالیں۔ دس ماہ کی مکمل خوراک صرف دو روپیہ علاوہ محصول پتہ:- ریسٹورین لیبارٹری پروپرائیٹر سید خواجہ علی قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

میونخ ۹ نومبر۔ آج ہٹلر ایک تقریر کے سلسلہ میں یہاں آیا۔ اور تقریر کی۔ تقریر کے بعد اس کمرہ میں ایک بم پھٹا۔ جس سے کمرہ کی چھت وغیرہ اڑ گئی۔ اور چھ اشخاص ہلاک ہوئے۔ یہ حادثہ ایک سازش کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد ہٹلر کو ہلاک کرنا تھا۔

لنڈن ۹ نومبر۔ ہالینڈ اور بلجیم کی طرف سے صلح کی تجویز پر اظہار خیالات کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جرمنی اس تجویز کا خیر مقدم کبھی نہیں کرے گا۔ اگر تسلی بخش سمجھوتہ کا انتظام ہو جائے۔ تو ہم جنگ روک سکتے ہیں۔

میونخ ۹ نومبر۔ آج ہٹلر نے یہاں ایک زبردست تقریر کی۔ جس میں برطانیہ کے خلاف بہت زہر اگلا اور کہا کہ اگر وہ ہندوستان کو آزاد کر دے۔ تو ہم اس کے سامنے جھک جائیں گے۔ میں نے مارشل گورنگ کو ہدایات دیدی ہیں کہ پانچ سالہ جنگ کی سکیم بنائی جائے۔ ہم نہایت آسانی سے جنگ جاری رکھ سکتے ہیں۔ پٹرول کی کمی کا ہمیں کوئی اندیشہ نہیں۔ ہر چیز ہمارے پاس کافی ہے۔

ایمسٹرڈم ۹ نومبر۔ ڈنمارک، ناروے اور سویڈن نے ہالینڈ اور بلجیم کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ ان کی طرف سے پیشکردہ صلح کی تجویز کے وہ تہ دل سے حامی ہیں۔

پیرس ۹ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ شب مغربی محاذ پر فریقین کی فوجیں زیادہ سرگرم رہیں۔ اور متعدد تصادم بھی ہوئے۔ موزیل اور زار کے درمیانی علاقہ میں زور کی لڑائی بھی ہوئی۔

پیرس ۹ نومبر۔ یہاں سے ریڈیو پر یہ خبر نشر کی گئی ہے۔ کہ آسٹریا میں ایسی سیاسی انجمنیں بن چکی ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ نازی دور کو ختم کر کے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی جا سکے۔

کراچی ۹ نومبر۔ سندھ کے ہندوؤں نے فیصلہ کیا ہے کہ لوکل گورنمنٹ چونکہ ہمارے مال و جان کی حفاظت میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس لئے وہ بطور پروٹسٹ دیوالی نہیں منائیں گے۔

ملبورن ۹ نومبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب جنگ ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے ختم نہیں ہو سکتی۔ صرف اسی صورت میں ختم ہوگی۔ جب ہمارے دشمن دم توڑ دینگے۔

انقرہ ۹ نومبر۔ حکومت ترکی نے فیصلہ کیا ہے کہ انقرہ اور استنبول کے مابین ریلوے لائن تعمیر کی جائے۔ جنگ کے پیش نظر اس کی ضرورت زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔

پیرس ۹ نومبر۔ فرانس کے وزیر نوآبادیات نے آج ایک تقریر میں کہا کہ ہماری حکومت نے اس جنگ کے لئے اتنی فوج اکٹھی کر لی ہے کہ اس کی حالت گذشتہ جنگ کی نسبت بہت زیادہ مستحکم ہے اس جنگ میں گذشتہ کی نسبت نوآبادیات کی طرف سے بھی زیادہ مدد حاصل کی جائیگی فوج کی صورت میں بھی اور اجناس کی صورت میں بھی۔

ایمسٹرڈم ۹ نومبر۔ ہٹلر نے میونخ والی تقریر میں بلجیم اور ہالینڈ کی طرف سے پیشکردہ تجویز صلح کا کوئی ذکر بھی نہیں کیا۔ فرانسیسی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ اس کی تقریر میں کوئی نئی بات نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ صلح کی تجاویز پر وقت ضائع نہیں کریگا بلکہ یکبارگی حملہ کرنے کی کوشش کریگا۔

لنڈن ۹ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اور بلگیریا کے مابین تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید ہونے والی ہے۔ اور اس کے متعلق دونوں حکومتوں میں نامہ و پیام ہو رہا ہے۔

لنڈن ۹ نومبر۔ ۴ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے جنگی جہازوں نے جرمنی کے ½۱۹ ہزار ٹن مال پر قبضہ کیا ہے۔ اس وقت تک کل چار لاکھ بیس ہزار ٹن مال پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔

مسٹر جارج برنارڈ شا نے تجویز پیش کی ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو مسٹر چیمبرلین کی تقریروں کو اشاعت سے قبل سنسر کیا کرے نیز ایک خاص لیکچرار مقرر کیا جائے۔ جو تحریر و تقریر کے ذریعہ ہٹلر سٹالن اور مولوٹوف وغیرہ کی تقریروں کا جواب دیا کرے۔

برلن ۹ نومبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے نومبر کے پہلے ہفتہ میں اتحادیوں کے نو طیارے گرا لئے ہیں۔

لنڈن ۹ نومبر ہالینڈ کی سرحد کے قریب نازی توپخانہ سرگرمی سے نقل و حرکت کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں جرمنی کے نگران طیارے بھی پرواز کرتے دیکھے گئے خیال کیا جاتا ہے کہ شاید جرمنی اس راہ سے حملہ کرے گا۔

کوپن ہیگن ۹ نومبر۔ روس اب اسٹونیا سے مطالبہ کر رہا ہے کہ اندرون ملک اسے ہوائی مرکز بنانے کی اجازت دی جائے۔ حالانکہ سابقہ معاہدہ جزیروں میں بنانے کے متعلق ہے۔

دہلی ۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی کا بجٹ سیشن جنوری کے آخری ہفتہ میں شروع ہوگا۔

وزیر اعظم بنگال نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ مجھے مسٹر جناح کی اس بات سے اتفاق نہیں۔ کہ جمہوری نظام حکومت ہندوستان کے لئے موزوں نہیں۔ اگر سر آغا خان معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں تو فوراً ہندو مسلم اتحاد ہو سکتا ہے۔

لنڈن ۹ نومبر۔ کانگرس نے جو آئینی تعطل پیدا کیا ہے۔ اس نے امریکہ اور یورپ میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے اور حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے کئی اخبار نویس ہندوستان آ رہے ہیں۔

لنڈن ۹ نومبر۔ آج دار العوام میں مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ جرمن کے سمندری جہازوں نے (آبدوزوں نے نہیں) برطانیہ کے صرف دس ہزار ٹن کے جہاز غرق کئے ہیں۔ بحر اوقیانوس میں جرمنی کے ایک دو زبردست جہاز ہمارے جہازوں کو پکڑنے کے لئے گھومتے رہتے ہیں۔ مگر وہ ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکے۔ آپ نے فرانس کے بحری بیڑہ کو خاص طور پر خراج تحسین ادا کیا۔ اور کہا کہ اس نے ہمارے بیڑہ کو گرانقدر امداد دی ہے۔

لاہور ۹ نومبر۔ پنجاب ہائیکورٹ کے جج سر جیمز ایڈیسن ریٹائر ہو رہے ہیں۔ آج بار کے ممبران نے انہیں الوداعی ایڈریس دیا۔

میلہ ننکانہ صاحب ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورونانک کے یوم ولادت کے میلہ کے سلسلہ میں جو ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگا۔ ۱۷ نومبر سے لے کر ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک سو اہم سٹیشنوں سے ننکانہ صاحب تک تیسرے درجہ کے ارزاں واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ جن سٹیشنوں سے واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ ان کے نام گورمکھی اور اردو کے ان مختلف پوسٹروں اور ہینڈ بلوں میں درج کئے گئے ہیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے نے شائع کئے ہیں۔ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے یہ واپسی ٹکٹ ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء کی نصف شب تک کارآمد ہو سکیں گے۔

تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی